14

حضرت ایوّب علیہ السلام کے حالات

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔ ۱۴

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿٢٤﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے
پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان
(کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سالِ تحریر اور تاریخِ تکمیل : ۲۰۲۲۔فروری،۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سالِ تحریر اور تاریخِ تکمیل : ۲۰۱۹۔اپریل،۲۰۲۴

"تاریخ انبیاءؑ"

سالِ تحریر اور تاریخِ تکمیل : ۲۰۱۴۔جولائی،۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سالِ تحریر اور تاریخِ تکمیل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سالِ تحریر اور تاریخِ تکمیل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سالِ طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؑ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسٰی اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسٰی اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکّریا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسےٰ اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بنی متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہوگی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہونگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

وَ نَجَّيۡنٰهُ وَلُوۡطًا اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا لِلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ وَيَعۡقُوۡبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِيۡنَ ﴿٧٢﴾ وَ جَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ فِعۡلَ
الۡخَيۡرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوۡا لَنَا عٰبِدِيۡنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوۡطًا اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا وَّ
نَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡ كَانَتۡ تَّعۡمَلُ الۡخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فٰسِقِيۡنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدۡخَلۡنٰهُ فِىۡ
رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿٧٥﴾ وَ نُوۡحًا اِذۡ نَادٰى مِنۡ قَبۡلُ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَنَجَّيۡنٰهُ وَ اَهۡلَهٗ
مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ ﴿٧٦﴾ وَ نَصَرۡنٰهُ مِنَ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ
فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿٧٧﴾ وَ دَاوٗدَ وَ سُلَيۡمٰنَ اِذۡ يَحۡكُمٰنِ فِى الۡحَرۡثِ اِذۡ نَفَشَتۡ فِيۡهِ غَنَمُ الۡقَوۡمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكۡمِهِمۡ شٰهِدِيۡنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمۡنٰهَا سُلَيۡمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيۡنَا حُكۡمًا وَّعِلۡمًا ۖ وَّ سَخَّرۡنَا مَعَ
دَاوٗدَ الۡجِبَالَ يُسَبِّحۡنَ وَ الطَّيۡرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيۡنَ ﴿٧٩﴾ وَ عَلَّمۡنٰهُ صَنۡعَةَ لَبُوۡسٍ لَّكُمۡ لِتُحۡصِنَكُمۡ
مِّنۡۢ بَاۡسِكُمۡ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ شٰكِرُوۡنَ ﴿٨٠﴾ وَ لِسُلَيۡمٰنَ الرِّيۡحَ عَاصِفَةً تَجۡرِىۡ بِاَمۡرِهٖۤ اِلَى الۡاَرۡضِ
الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَىۡءٍ عٰلِمِيۡنَ ﴿٨١﴾ وَ مِنَ الشَّيٰطِيۡنِ مَنۡ يَّغُوۡصُوۡنَ لَهٗ وَ يَعۡمَلُوۡنَ
عَمَلًا دُوۡنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمۡ حٰفِظِيۡنَ ﴿٨٢﴾ وَ اَيُّوۡبَ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىۡ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَ اَنۡتَ اَرۡحَمُ
الرّٰحِمِيۡنَ ﴿٨٣﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَكَشَفۡنَا مَا بِهٖ مِنۡ ضُرٍّ وَّاٰتَيۡنٰهُ اَهۡلَهٗ وَ مِثۡلَهُمۡ مَّعَهُمۡ رَحۡمَةً مِّنۡ
عِنۡدِنَا وَ ذِكۡرٰى لِلۡعٰبِدِيۡنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِدۡرِيۡسَ وَ ذَا الۡكِفۡلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿٨٥﴾ وَ
اَدۡخَلۡنٰهُمۡ فِىۡ رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ
نَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ ۖ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿٨٧﴾
فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنۡجِى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرۡنِىۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡوٰرِثِيۡنَ ﴿٨٩﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۖ وَوَهَبۡنَا لَهٗ يَحۡيٰى وَاَصۡلَحۡنَا لَهٗ
زَوۡجَهٗ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا يُسٰرِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ وَيَدۡعُوۡنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَكَانُوۡا لَنَا خٰشِعِيۡنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِىۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا فِيۡهَا مِنۡ رُّوۡحِنَا وَجَعَلۡنٰهَا وَابۡنَهَاۤ اٰيَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰة دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کردیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کردیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کردیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکرگزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کردی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کردیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کردی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنادیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنادیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات

ارباب تفسیر وتاریخ کے درمیان یہ مشہور ہے کہ ایّوبؑ، اموص کے بیٹے تھے،اموص، عیص کے بیٹے، عیص،اسحٰقؑ کے بیٹےاور اسحٰقؑ،ابراہیمؑ کے بیٹے تھےاور آپ کی مادر گرامی لوطؑ کی اولاد سے تھیں۔ بعض نے کہاہے کہ ایوبؑ، عیص کے بیٹے تھےاور آپ کی زوجہ مطہرہ رحمت افرائیم بن یوسفؑ کی دختر تھیں۔ یاماحیر دختر میشا پسر یوسفؑ تھیں یالیادختر یعقوبؑ علی الخلاف لیکن پہلی یعنی(رحمت)سب سے زیادہ مشہور ہیں۔ایک اور روایت کے مطابق ایّوبؑیعقوبؑ کے زمانے میں تھےاور اُن کے داماد تھے۔الیا،یعقوبؑ کی بیٹی تھیں۔ایّوبؑ کے باپ اُن لوگوں میں سے تھے جوابراہیمؑ پرایمان لائے تھےاوران کی ماں لوطؑ کی بیٹی تھیں۔جب ایّوبؑ پر بلائیں ہر طرح سے مستحکم ہوگیئں آپ کی زوجہ نے صبر کیااور آپ کی خدمت ترک نہ کی۔ شیطان نے زن ایّوبؑ پر اُن کی ملازمت اور خدمت کی وجہ سے حسد کیا۔اُن کے پاس آکر کہا کیا تم یوسفؑ صدیق کی بہن نہیں ہو، کہاہاں۔اُس نے کہا یہ کیاتکلیف اور مصیبت ہے جس میں تم کو دیکھتا ہوں اُس صابرہ نے جوجواب دیا کہ خدانے ایساانتظام فرمایا جس میں ہم کواپنے فضل سے ثواب عطافرمائے اور جب اُس نے عطاکیااپنے فضل سے عطا کیا پھر اُس نے ہم کو مبتلا کیاتاکہ امتحان لے اور ثواب بخشے۔کیاتو نے اُس سے بہتر انعام دینے والادیکھا ہے لہٰذاہم اُس کی بخشش پر شکر کرتے ہیں اور اُس کی آزمائش پر اُس کی حمد کرتے ہیں۔اُس نے ہمارے لئے باہم دوفضیلت کو جمع کردیاہے تاکہ صبر کریں اور ہم کو صبر کی قوت نہیں ہے مگر اُسی کی توفیق اور مدد سے، لہٰذااُسی کے لئے ہماری نعمتوں اور بلاؤں پر حمد سزاوار ہے۔شیطان نے کہاتم نے سخت غلطی کی ہے تمہاری بلائیں اس لئے

ترجمہ اور ہم نے ان کواسحاق اور یعقوب بخشے۔(اور)سب کو ہدایت دی۔اور پہلے نوح کو بھی ہدایت دی تھی اوران کی اولاد میں سے داؤداور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی۔اور ہم نیک لوگوں کوایساہی بدلادیا کرتے ہیں ﴿٨٤﴾ سورۃ الأنعام

نہیں ہیں پھر چند شکوک پیدا کئے۔ زوجہ ایّوبؑ نے ہر ایک شک کو دفع کیا اور فوراً ایّوبؑ کے پاس آئیں اور تمام قصّہ اُن سے بیان کیا۔ ایّوبؑ نے کہا وہ شیطان ہے وُہ ہماری ہلاکت چاہتا ہے۔ خدا کی قسم اگر خدا نے مجھ کو شفا بخشی تو تجھ کو سو بید ماروں گا۔ اس لئے کہ تو نے شیطان کی باتوں کی جانب توجہ کی اور سُنا۔ اور جب شفا پائی اُس درخت کی باریک ٹہنیوں کا ایک دستہ لیا جس کو اثمام کہتے تھے۔ ایک مرتبہ اُن سب سے زوجہ کو مارا تا کہ قسم کی مخالفت نہ ہو۔

ایّوبؑ کی بلاؤں کا سبب نعمتوں کی زیادتی تھا جو حق تعالٰی نے اُن کو عطا فرمائی تھیں اور آنحضرتؑ اُن نعمتوں کا شکر جیسا کہ چاہیے ادا کرتے تھے اُس وقت شیطان کی آسمانوں پر جانے سے ممانعت نہ تھی۔ وہ عرش تک جایا کرتا تھا۔ ایک روز شیطان آسمان پر گیا اور نعمتوں پر ایّوبؑ کا شکر جو الواح سماویہ پر بہت کثرت سے ثبت کیا گیا تھا دیکھا یا یہ دیکھا کہ اُن کے شکر کو نہایت عظمت کے ساتھ اوپر لے جاتے ہیں۔ یہ بھی منقول ہے کہ حق تعالٰی نے ایک روز ایّوبؑ کی ثنا کی کہ میں نے کوئی نعمت اُس کو نہیں عطا کی، مگر یہ کہ اُس کا شکر زیادہ ہوتا رہا۔ تو اُس ملعون کے دل میں حسد کی آگ مشتعل ہوئی کہا پروردگارا، ایّوبؑ تیرا شکر اس لئے کرتے ہیں کہ کافی نعمت تو نے اُن کو عطا کی ہے جو کچھ تو نے دُنیا میں اُن کو بخشا ہے اگر اُن سے لے لے تو ہر گز تیری کسی نعمت کا شکر نہ ادا کریں لٰہذا مجھ کو اُن کی دُنیا پر مسلّط کر دے تب تجھ کو معلوم ہو گا کہ تیری کسی نعمت کا ہر گز شکر نہ کریں گے۔ خدا نے شیطان کو اُن کے مال، اونٹوں، غلاموں اور فرزندوں پر مسلّط کیا تو شیطان بہت خوش ہوا اور تیزی سے زمین پر آیا اور جو کچھ اموال و فرزندان ایّوبؑ تھے سب کو ضائع اور ہلاک کر دیا سوائے ایک غلام کے جس نے آکر ایّوبؑ کو اطلاع دی کہ آپ کے غلام و

ترجمہ (اے محمد ﷺ) ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح اور ان سے پچھلے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی۔ اور ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اولاد یعقوب اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف بھی ہم نے وحی بھیجی تھی اور داؤد کو ہم نے زبور بھی عنایت کی تھی ﴿۱۶۳﴾ سورۃ النساء

اونٹ سب مر گئے۔ فرمایا میں خدا کی حمد کرتا ہوں جس نے اُن سب کو لے لیا۔ جیسے جیسے وہ ہر
ایک کو ہلاک کرتا تھا ایّوبؑ کا شکر و حمد زیادہ ہوتا تھا پھر شیطان نے التجا کی کہ مجھ کو اُن کی زراعتوں
پر مسلّط کر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جا اختیار دیا۔ یہ سُن کر وہ اپنے فرمانبرداروں کو لے کر آیا اور ایّوبؑ
کی زراعتوں میں (سم آلود ہوا) پھونک دی جس سے تمام زراعت جل گئی۔ حضرت کا حمد و شکر اور
زیادہ ہوا پھر اُس نے کہا خداوندا مجھ کو اُن کے گوسفندوں پر مسلّط فرما۔ جب اجازت ملی تمام
گوسفندوں کو ہلاک کر دیا۔ حضرت نے حمد و شکر اور زیادہ کیا۔ اُس نے کہا۔ خداوندا ایّوبؑ جانتے
ہیں کہ جو کچھ تو نے اُن کی نعمتیں لے لی ہیں۔ عنقریب پھر عطا فرمائے گا لہٰذا مجھ کو اُن کے جسم پر
اختیار دے پھر خطاب الٰہی اُس کو پہنچا کہ تجھ کو اُن کے تمام جسم پر سوائے عقل اور آنکھ کے اور
دوسری روایت کے موافق سوائے دل آنکھ زبان اور کان کے تمام اعضا پر اختیار دیا۔ خداوند عالم
مومن کو ہر بلا میں مبتلا کرتا اور ہر قسم کی موت سے مارتا ہے لیکن اُس کو عقل کے زائل ہونے میں
مبتلا نہیں کرتا۔ حق تعالیٰ نے کس طرح شیطان کو ایّوبؑ کے مال، اولاد، گھر والوں اور تمام چیزوں
پر مسلّط فرمایا مگر عقل پر مسلّط نہیں کیا۔ عقل کو اُن کے لئے باقی رکھا تاکہ خدا کی وحدانیت کا
اعتقاد رکھیں اور اُس کی یکتائی کے ساتھ عبادت کریں۔ منقول ہے کہ ایّوبؑ مال اور فرزندوں کے
تلف ہونے میں چہار شنبہ کے آخر دن میں مبتُلا ہُوئے۔ الغرض جب اُس ملعون کو یہ اجازت مل
گئی بہت تیزی سے نیچے آیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ رحمت الٰہی اُن کو گھیر لے اور اس ملعون کے ارادہ
میں حائل ہو جائے پھر اُس خطرناک آگ کو جس سے وُہ پیدا ہوا تھا۔ اُن کے ناک میں پھونکا جس

ترجمہ، اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ (بارالہا) شیطان نے
مجھ کو ایذا اور تکلیف دے رکھی ہے ﴿۴۱﴾ (ہم نے کہا کہ زمین پر) لات مارو (دیکھو) یہ (چشمہ نکل
آیا) نہانے کو ٹھنڈا اور پینے کو (شیریں) ﴿۴۲﴾ اور ہم نے ان کو اہل و عیال اور ان کے ساتھ ان کے
برابر اور بخشے۔ (یہ) ہماری طرف سے رحمت اور عقل والوں کے لئے نصیحت تھی ﴿۴۳﴾ اور اپنے
ہاتھ میں جھاڑو لو اور اس سے مارو اور قسم نہ توڑو۔ بے شک ہم نے ان کو ثابت قدم پایا۔ بہت خوب
بندے تھے بے شک وہ رجوع کرنے والے تھے ﴿۴۴﴾ سورۃ ص

کی وجہ سے حضرت کے سر سے پیر تک تمام جسم میں زخموں اور دنبلوں کی زیادتی سے ایک زخم ہو گیا۔ حضرت کافی مدّت تک اسی تکلیف اور مصیبت میں مبتلا رہے اور حمد و شکر الٰہی میں کمی نہ فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت کے بدن مُبارک میں کیڑے پیدا ہو گئے اور حضرت صبر کے اس درجہ میں تھے کہ کوئی کیڑا جب آپ کے جسم ممتحن سے گر پڑتا تھا اُسے پکڑ کر اپنے جسم میں رکھ لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اُسی جگہ واپس جا، جہاں خدا نے تجھ کو خلق کیا ہے اور حضرت کے جسم اقدس سے اس قدر تعفن ظاہر ہونے لگی کہ شہر والوں نے اُن کو شہر سے باہر ایک کثیف مقام پر ڈال دیا اور رحمت اُن کی زوجہ دختر یوسفؑ جاتی تھیں اور اُن کے لئے گھوم پھر کر بھیک مانگ لاتی تھیں، جب آنحضرتؑ پر بلاؤں کو ایک مدّت گذر گئی اور شیطان نے دیکھا کہ جس قدر بلا زیادہ ہوتی ہے اُن کا شکر اُس سے زیادہ ہوتا ہے تو اصحاب ایّوبؑ کی ایک جماعت کے پاس گیا جن لوگوں نے رہبانیت اختیار کرلی تھی اور پہاڑوں میں رہتے تھے کہا آؤ اُس بندۂ مبتلا شدہ کے پاس چلیں اور اُس سے دریافت کریں کہ کس سبب سے اس بلائے عظیم میں مبتلا ہُوئے۔ وہ لوگ اشہب گھوڑوں پر سوار ہو کر آنحضرت کی جانب چلے جب اُن کے قریب پہنچے حضرت کے جسم کی بدبُو سے اُن کے گھوڑے دُور بھاگنے لگے۔ وُہ لوگ اُترے اور گھوڑوں کو الگ باندھ کر پیدل حضرت کے پاس آئے اُن کے درمیان ایک کم عمر جوان بھی تھا جب وہ لوگ بیٹھے تو کہا کاش اپنے گناہ سے آپ ہم کو بھی مطلع کرتے ہم کو جرات نہیں کہ آپ کے گناہوں کی معافی کے لئے خدا سے التجا کریں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم بھی ہلاک ہو جائیں۔ ہم کو گمان بھی نہ تھا کہ آپ ایسی بلا میں مبتلا ہوں گے جس میں کوئی شخص نہیں ہوا۔ لیکن کسی ایسے گناہ کے سبب سے جس کو آپ نے ہم سے پوشیدہ

ترجمہ، اور ایوب کو (یاد کرو) جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے ﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جوان کو تکلیف تھی وہ دور کردی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸٤﴾ سورۃ الأنبیاء

رکھا ہے۔ ایّوبؑ نے کہا اپنے پروردگار کی عزت کی قسم کھاتا ہوں اور وہی گواہ ہے کہ کبھی میں نے کوئی بعام نہیں کھایا مگر یہ کہ غریبوں اور یتیموں کو اپنے ساتھ شریک کرلیا اور کبھی مجھ کو دوعبادتیں درپیش نہیں ہوئیں۔ لیکن میں نے اُس کو اختیار کیا جوان میں زیادہ دشوار تھی۔ یہ سُن کر اُس جوان نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تمہارا حال خراب ہو پیغمبر خدا کے پاس تم لوگوں نے آکر اُس کو سرزنش کی یہاں تک کہ اُس نے اپنے معبود کی جو اُس نے پوشیدہ عبادت کی تھی ظاہر کی جب وہ لوگ واپس گئے ایّوبؑ نے اپنے پروردگار سے مناجات کی اور کہا کہ پروردگارا اگر مجھ کو بات کرنے اور عرض حال کی اجازت ہو تو کچھ عرض کروں۔ خدا نے اُن کے سر کے قریب ایک ابر بھیجا۔ جس سے آواز آئی کہ تم کو اجازت دی گئی جو حجت تمہاری ہو بیان کرو کیونکہ میں تم سے ہر وقت قریب ہوں۔ ایّوبؑ نے کمر باندھی اور دوزانو ہو کر بیٹھے اور عرض کی پروردگارا تیری عزت کی قسم کھاتا ہوں مجھ کو تو نے کسی بلا میں مبتلا نہیں کیا لیکن مجھ کو جب کبھی عبادت سے متعلق دو امور درپیش ہوئے۔ میں نے اُن میں سے اُس امر کو اختیار کیا جو میرے جسم پر زیادہ دشوار تھا اور میں نے کبھی کھانا نہیں کھایا مگر یہ کہ اپنے ساتھ کسی یتیم کو شریک کیا۔ کیا میں نے تیری حمد نہیں کی، تیرا شکر ادا نہیں کیا، پیری تسبیح و تنزیہ نہیں کی، پس ابر کی دس ہزار زبانوں سے آواز آئی کہ اے ایّوبؑ کس نے تم کو ایسا بنایا کہ تم نے اُس وقت عبادت کی جبکہ دُنیا بے خبر تھی اور کس نے عبادت کو تمہارے لئے محبُوب کیا۔ کیا تم خدا پر احسان رکھتے ہو اس مُعاملہ میں جس میں خدا کا احسان تم پر ہے یہ سُن کر ایّوبؑ نے ایک مٹھی خاک لے کر اپنے مُنہ میں ڈالی اور کہا میں نے غلط کہا اور توبہ کرتا ہوں اور تمام نعمتیں اور عبادتیں تیری ہی طرف سے ہیں اس وقت حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو بھیجا جس نے زمین پر ٹھوکر ماری اسی وقت ایک چشمہ جاری ہُوا اُس میں آپ نے غسل کیا اور تمام زخم و درد اور تکلیفیں زائل ہوگئیں اور اُس سے بہتر تازگی اور حسن و جمال پیدا ہوگیا جو پہلے تھا پھر اُن کے چاروں طرف خدا نے سبز باغ پیدا کر دیا اور اُن کے اموال، اہل و عیال

اور زواعتیں سب عطا فرمائیں۔ منقول ہے کہ حضرت نے بنی اسرائیل کی زواعتوں کر دیکھا پھر آسمان کی جانب دیکھا اور کہا اے میرے خدا اور میرے مالک اپنے بندہ ایّوب مبتُلا کو تونے عافیت بخشی اُس نے زراعت نہیں کی حالانکہ نبی اسرائیل نے زراعت کی ہے۔ حق تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ ایک مٹھی اپنے تھیلے سے لے کر زمین پر پھیلادیں اس کے بعد مسور یا چنا پیدا ہوا۔ حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دانہ پہلے نہ تھا اُن حضرت کی برکت سے پیدا ہوا۔ الغرض وُہ فرشتہ حضرت کے پاس بیٹھا ہوا گفتگو کر رہا تھا کہ آپ کی زوجہ آئیں اُن کے ہاتھ میں روٹی کا ایک خشک ٹکڑا تھا جب وہاں پہنچیں کھنڈر کے بجائے باغ و دبستان دیکھا اور ایّوب ؑ کی جگہ دو جوان نظر آئے جو بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ وُہ رونے اور فریاد و اویلا کرنے لگیں کہ اے ایّوب ؑ تم پر کیا گذری۔ ایّوب ؑ نے اُن کو آواز دی جب وُہ قریب آئیں تو ایّوب ؑ نے دیکھا کہ جب وہ روٹیاں مانگنے روانہ ہوئی تھیں اُن کے خوبصورت گیسو موجود تھے۔ جب ایّوب ؑ نے اُن کے گیسو کٹے ہُوئے دیکھے غضبناک ہُوئے اور قسم کھائی کہ سو بید اُن کو ماریں گے۔ چونکہ ایک گروہ کے پاس جا کر ایّوب ؑ کے لئے بعام طلب کیا تھا اُن لوگوں نے کہا کہ اگر اپنے گیسو ہمارے ہاتھ فروخت کرو تو کھانا دیں۔ اُن معظمہ نے اپنے گیسو کاٹ کر دے دیئے اور ایّوب ؑ کے لئے کھانا لائی تھیں۔ جب ایّوب ؑ سے گیسوؤں کے کاٹے جانے کا سبب بیان کیا تو ایّوب ؑ غمگیں اور اپنی قسم پر پشیمان ہُوئے خداوند عالم نے اُن کو وحی فرمائی کہ خرما کے خوشوں کا ایک دستہ لو جن میں سو خوشے ہوں اور ایک باراُن کے جسم پر مارو جس سے تمہاری قسم پوری ہو جائے۔ پھر خداوند عالم نے آپ کے اُن فرزندوں کو بھی زندہ کر دیا جو ان بلاؤں سے پہلے فوت ہوئے تھے اور اُن فرزندوں کو بھی جو اس بلا میں مرے تھے تاکہ اُن حضرت کے ساتھ زندگانی بسر کریں، پھر خداوند عالم نے اُن کے مکان پر سونے کے ٹکڑوں کی بارش کی حضرت جمع کرتے تھے اور ہوا سے جو ٹکڑا کسی اور طرف چلا جاتا تھا حضرت اُس کے پیچھے دوڑتے تھے اور اُس کو واپس لاتے تھے۔ جبرئیل ؑ نے کہا اے ایّوب ؑ آپ سیر نہیں ہوتے۔ فرمایا پروردگار

کے فضل سے کون سیر ہو سکتا ہے۔(مولف فرماتے ہیں کہ سونے کے ٹکڑوں کا جمع کرنا دُنیا کے حرص کے سبب سے نہ تھا بلکہ حق تعالیٰ کی نعمت کی قدر و عزت کے سبب سے تھا جیسا کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سبب سے اس کو پسند کرتا ہوں کہ اُس کی جانب سے عطا ہوتا ہے اور اُس کے لطف واحسان پر دلالت کرتا ہے)۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ " یاد کرو ایّوب ؑ کو جس وقت کہ اُس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ میرا حال ظاہر ہے اور میری تکلیف انتہا کو پہنچی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے تو ہم نے اُس کی دُعا کو مستجاب کیا اور اُس کی تمام تکلیفوں کو دُور کر دیا اور اُس کے اہل و عیال کو اپنی رحمت سے اُس کو پھر عطا فرمایا تا کہ عبادت کرنیوالوں کے لئے باعث نصیحت ہو"۔ اسی طرح دوسرے مقام پر فرمایا کہ " ہمارے بندہ ایّوب ؑ کو یاد کرو جس وقت کہ اُس نے اپنے پروردگار سے فریاد کی کہ مجھ کو شیطان نے مس کیا اور سخت اذیت و تکلیف میں گرفتار کیا ہے پس ہم نے اُس سے کہا کہ اپنا پیر زمین پر مارو جس سے سرد پانی جاری ہو گا۔ جس میں غسل کرو اور اسے پی لو تا کہ تکلیف اور درد سے نجات پاؤ اور اپنی رحمت سے اُس کے اہل و عیال اور مثل اُن کے تمام چیزوں کو اُسے عطا کیا اور اس قصہ کو صاحبان عقل کے لئے بیان کرو۔ پھر ہم نے ایّوب ؑ سے کہا کہ ایک لکڑی کے دستہ کو لیکر اُس سے اپنی زوجہ کو مارو تا کہ تمہاری قسم کی مخالفت نہ ہو۔ یقیناً ہم نے اُس کو نیک بندہ پایا اور وہ یقیناً ہماری طرف بہت رجوع کرنے والا تھا"۔ جب لوگوں نے ایّوب ؑ سے پُوچھا کہ اُن بلاؤں میں جو آپ ؑ پر نازل ہوئیں کون سی بلا زیادہ سخت تھی۔ فرمایا کہ دشمنوں کی شماتت۔ ایّوب ؑ کی عمر جس وقت کہ وُہ بلاؤں میں مبتلا ہُوئے تھے تہتر سال تھی۔ پھر حق تعالیٰ نے تہتر سال اُن کی عمر اور بڑھا دی۔

اس قصہ میں چند دُوسری حدیثیں وار ہوئی ہیں۔" مثل اُن کے اہل کے بارے میں" جو خدا نے فرمایا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ مثل ان فرزندوں کے جو اس بلا میں ہلاک ہُوئے ہیں۔ دُوسری، فرزند جو پہلے فوت ہوئے تھے اُن کی زوجہ سے اُن کو عطا فرمایا اور شیطان کو

آنحضرت کے جسم اور مال پر مسلّط کرنے کے بارے میں بعض متکلمین شیعہ نے انکار کیا ہے اور بہت بعید سمجھا ہے کہ حق تعالیٰ شیطان کو پیغمبروں پر مسلّط کرے۔ صرف ان کے انکار کی وجہ سے بہت احادیث معتبرہ سے کنارہ کرنا مشکل ہے۔ جبکہ حق تعالیٰ شقی انسانوں کو ان کے اختیار پر چھوڑ دیتا ہے جو پیغمبروں اور اُن کے وصیّوں کو شہید کرتے ہیں اور ان کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتے ہیں اور یہ زیادہ تر شیطان کی تحریک اور ترغیب سے واقع ہوتا ہے تو اس میں کیا مشکل ہے کہ وہ شیطان کو اُس کے اختیار پر کسی مصلحت کی بنا پر چھوڑ دے تاکہ وہ اُن کے جسم کو تکلیف پہنچائے جو اُن کے اجر و ثواب میں زیادتی کا سبب ہو لیکن چاہیئے کہ شیطان کو اُن کے دین اور عقل پر اختیار نہ دے۔ اور ان روایتوں میں جو یہ وارد ہُوا ہے کہ آپ کے جسم مبتلا میں کیڑے پیدا ہو گئے تھے اور وُہ نقص ظاہر ہو گیا جو خلائق کی نفرت کا سبب ہوا تو اکثر متکلمین شعیہ نے اس سے انکار کیا ہے اُس اصل کی بناء پر جو ان لوگوں نے ثابت کیا ہے کہ پیغمبروں کو اُن امور سے پاک رہنا چاہیئے جو لوگوں کی نفرت کا سبب ہو کیونکہ یہ اُن کی بعثت کی غرض کے منافی ہے لہٰذا ممکن ہے کہ یہ حدثیں عامہ کے اقوال و روایات کے موافق ہوں اور تقیہ کی بناء پر وارد ہوئی ہوں۔ اگرچہ دلیل کے لحاظ سے امراض متنفرہ کے اس قسم کا استحالہ ثابت کرنا مشکل ہے جو ثبُوت نبوّت اور تبلیغ رسالت سے فراغت کے بعد ہو۔ خصوصاً اُس کے بعد اس کے دفع کرنے میں ایسے معجزات ظاہر ہوں جو امر نبوّت کو زیادہ مستحکم کرنے کا سبب ہوں لیکن بعض روایت ان کے قول کے موافق بھی وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ ایک روایت کے مطابق ایّوبؑ سات سال تک مبتلا رہے بغیر کسی گناہ کے اُن سے صادر ہُوا ہو کیونکہ پیغمبران خدا معصوم و مطہر ہیں۔ گناہ نہیں کرتے اور نہ باطل کی جانب رغبت کرتے ہیں اور وہ صغیرہ اور کبیرہ کسی گناہ کے مرتکب نہیں ہوتے پھر فرمایا کہ ایّوبؑ کو اُس بلائے عظیم میں جس میں کہ وہ مبتُلا ہوئے بدبُو پیدا نہیں ہوئی تھی اور نہ اُن کی صورت میں کوئی عیب پیدا ہوا تھا اور نہ پیپ و خون اُن کے جسم سے ظاہر ہوا تھا اور ایسا بھی نہ تھا کہ کوئی اُن کی صورت دیکھ کر

نفرت کرے یا کسی کو اُن کو دیکھنے سے وحشت ہو اور نہ اُن کے جسم میں کیڑے پڑے اور پیغمبروں اور اپنے دوستوں میں سے جس شخص کو خدا مبتلا کرتا ہے اُس کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہے۔ اور ایّوبؑ سے لوگ جو پرہیز کرتے تھے تو خود اُنکی بے خبری اور پریشانی کے سبب تھا اور اس لئے بھی کہ وہ حضرت ان کی نگاہوں میں بے قدر ہو گئے تھے اور یہ بھی سبب تھا کہ وہ لوگ جاہل تھے اُس قدر و منزلت سے جو حضرت کو پیش خدا حاصل تھی لیکن لوگ گمان کرتے تھے کہ اُن کی بلاؤں کا طول پکڑنا خدا کے نزدیک اُن کی بے قدری کے سبب سے ہے حالانکہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ تمام لوگوں سے پیغمبروں کی بلائیں بہت زیادہ ہوتی ہیں اُن کے بعد جو زیادہ نیک ہوتا ہے اُس پر بلا زیادہ نازل ہوتی ہے اور اُن کو خدا ایسی بلاؤں میں مبتُلا کرتا ہے جو لوگوں کی نگاہوں میں سہل معلوم ہوتی ہیں تا کہ اُن کے لئے خدائی کا دعویٰ نہ کریں اور خدا اُن کو بزرگ نعمتیں کرامت فرماتا اس واسطے کہ اُس کے ساتھ اس پر استدلال کریں کہ خدا کا ثواب دو قسم کا ہوتا ہے۔ عمل کے ساتھ استحقاق کے روسے اور بلا کے ساتھ اختصاص کے روسے اور اس لئے کہ لوگ ضعیف کو اُس کے ضعف کے سبب سے اور فقیر کو اُس کی فقیری کے سبب سے اور بیمار کو اُس کی بیماری کے سبب سے حقیر نہ سمجھیں اور سمجھیں کہ خدا جس کو چاہتا ہے بیمار کرتا ہے جس کو چاہتا ہے شفا دیتا ہے ہر وقت جبکہ چاہتا ہے اور جس طرح کہ ارادہ کرتا ہے اور اس امور کو جس کے لئے چاہتا ہے عبرت اور جس کے لئے چاہتا ہے وشقاوت اور جس کے لئے چاہتا ہے سعادت قرار دیتا ہے اور تمام امور میں اپنے حکم کے ساتھ عادل ہے اور اپنے افعال میں حکیم ہے اور اپنے بندوں کے لئے وہی کرتا ہے جس میں اُن کے لئے مصلحت دیکھتا ہے اور بندوں کی قوت اُسی سے ہے۔

روایت کے مطابق ایک حسین و جمیل عورت کو قیامت میں لائیں گے جو گناہگار ہو گی۔ وُہ کہے گی کہ پالنے والے تو نے میری خلقت بہتر اور حسین قرار دی۔ اُس سبب سے گناہ میں مبتلا ہوئی۔ حق تعالیٰ حکم دیگا کہ مریم کو لاؤ پھر اس سے فرمائے گا کہ تو زیادہ خوبصورت ہے یا

مریم، اس کو ہم نے ایسا حسن عطا فرمایا تھا تاہم اُس نے اپنے حسن سے فریب نہ کھایا پھر ایک حسین مرد کو لائیں گے جس نے اپنے حسن کے سبب سے گناہ کیا ہو گا۔ وہ کہے گا خداوندا تو نے مجھ کو حسین بنایا تھا عورتیں مجھ پر مائل ہوئیں اور مجھ کو زنا میں مبتلا کیا اُس وقت یوسفؑ بلائے جائیں گے اور اُس شخص سے کہا جائے گا کہ تو زیادہ خوبصورت تھا یا وہ، ہم نے اس کو سب سے زیادہ حسین بنایا لیکن اُس نے عورتوں سے فریب نہ کھایا پھر ایک صاحب مصیبت و بلا کو لائیں گے جس نے اپنی بلاؤں کے سبب سے گناہ کیا ہو گا۔ وُہ کہے گا خداوندا تو نے مجھ پر بلاؤں کو سخت کیا یہاں تک کہ میں نے گناہ کیا اُس وقت ایّوبؑ کو طلب کریں گے اور کہیں گے کہ اے شخص تیری بلائیں زیادہ سخت تھیں یا ایّوبؑ کی ہم نے اُس کو ایسی بلاؤں میں مبتلا کیا اور وُہ گناہ کا مرتکب نہ ہُوا۔

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلد دں میں ملاحظ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کرابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ